بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

یوم ... شنبہ ۲۵ صفر المظفر ۱۳۷۴ھ

جلد ۸/۴۳ ۲۶ اخاء ۱۳۳۳ ہش * ۲۶ اکتوبر ۱۹۵۴ء نمبر ۱۸۵

گورنر جنرل کے جرأت مندانہ اقدام کا ملک کے لیڈروں اور جماعتوں کی طرف سے خیر مقدم

یہ اقدام گورنر جنرل کے اعلیٰ تدبر کا ثبوت ہے اور اس نے ملک کو انتشار اور بدنظمی سے بچا لیا ہے

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے ملک کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے جو اقدام کیا ہے۔ ملک کے ہر حصہ کے لیڈروں اور جماعتوں نے اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ سندھ کے وزیر اعلیٰ پیر زادہ عبدالستار نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گورنر جنرل اور وزیر اعظم نے ہنگامی حالت کا اعلان کر کے حکومت کو مستحکم کرنے کے لئے جو قدم اٹھایا ہے۔ ان حالات میں وہی مناسب تھا۔ گورنر جنرل نے اپنے اعلان میں جس افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کتنے تذبذب کے ساتھ یہ اقدام اٹھایا ہے۔ پیر زادہ عبدالستار نے کہا کہ ملک میں آئینی مسائل پر بنیادی اختلافات تھے۔ جن پر مصالحت کی کوئی امید نہ تھی اور دستور ساز اسمبلی میں تصادم یقینی تھا۔ ملک کے نمائندوں اور لیڈروں نے یہ اعلان کیا تھا کہ آئین سازی کا کام باہمی محبت اور خیر خواہی سے کیا جائیگا لیکن اگر دستور ساز اسمبلی میں تصادم کی صورت پیش آتی تو یہ مقصد فوت ہو جاتا۔ اور ممکن ہے ایسے حالات پیدا ہو جاتے جو ملک کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتے۔ پیر زادہ عبدالستار نے کہا کہ کابینہ کو پھر سے بنانے کا فیصلہ بھی دانشمندانہ ہے۔ اور اس سے اس امر کی یقین دہانی ہوتی ہے کہ ملک کو جو شدید مسائل درپیش ہیں۔ وہ اب حل ہو جائیں گے۔

پاکستان سوشلسٹ پارٹی کے سیکرٹری نے گورنر جنرل کے اس اقدام کے متعلق کہا ہے کہ آئینی تاریخ میں یہ پہلی بنیادی تبدیلی ہے۔

مشرقی پاکستان کی گنا تنتری دل کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ گورنر جنرل کا یہ اقدام اعلیٰ تدبر کا ثبوت ہے۔ اور اس نے ملک کو انتشار اور بدنظمی سے بچا لیا ہے۔

مشرقی پاکستان کی شیڈولڈ کاسٹ فیڈریشن کے جنرل سیکرٹری مسٹر رسا راج منڈل نے کہا کہ دستور ساز اسمبلی مدت سے عوام کا اعتماد کھو چکی تھی۔ گورنر جنرل کی اس کارروائی سے ملک انتشار سے بچ گیا ہے۔

گورنر جنرل کے سیکرٹریٹ سے آج ایک اعلان شائع ہوا۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ تمام ملک کے لوگ اور جماعتیں گورنر جنرل کو ان کے اس اقدام پر مبارکباد دے رہی ہیں۔ ملک کے اخبارات نے بھی گورنر جنرل کے اس اقدام کا پرجوش خیر مقدم کیا ہے۔

★ لاہور ۲۵ اکتوبر۔ مشرقی بنگال الیکٹرک سپلائی لاہور نے ایک ہزار روپے کا چیک پنجاب سیلاب امداد فنڈ کے لئے گورنر پنجاب کی خدمت میں ارسال کیا ہے۔ جو پنجاب سیلاب زدگان کو تقسیم کیا جائے گا۔

کوٹ اودو تک سوئی گیس پائپ لائن بچھانے کے لئے سروے

کراچی ۲۵ اکتوبر۔ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن سوئی سے لے کر کوٹ ادو تک پائپ لائن بچھانے کے لئے ڈھائی سو میل لمبے علاقہ کا سروے کر رہی ہے۔ پائپ لائن بچھانے کے بعد سوئی سے کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ تک گیس لائی جا سکے گی۔ کوٹ ادو میں ایک بڑے بجلی گھر بنانے کی سکیم بھی وضع کی جا رہی ہے۔ جس پر دس کروڑ روپے خرچ آئیں گے۔ یہ بجلی گھر ۱۹۵۶ء کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔ سوئی گیس اور بجلی گھر سے ملتان، مظفر گڑھ، میانوالی اور ڈیرہ غازی خاں کے علاقہ میں صنعتی ضروریات کے لئے سستی بجلی مہیا ہو سکے گی۔

روس سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کے متعلق جاپان کی شرط

ٹوکیو ۲۵ اکتوبر۔ جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر اوکازاکی نے کہا ہے کہ جاپان اس شرط پر روس سے سفارتی تعلقات قائم کر سکتا ہے۔ کہ وہ معاہدہ سان فرانسسکو کو منظور کرے۔ کولمبو منصوبہ میں جاپان کی شمولیت کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ جاپان اس طرح دوسرے علاقوں کو سرمایہ دے کر مدد کرے گا۔ وہ انہیں فنی امداد بھی دے گا۔

★ لاہور ۲۵ اکتوبر۔ ناشرین کی درخواست پر محکمہ تعلیم پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ مڈل کی جماعتوں کے لئے درسی کتب برائے منظوری ۱۰ نومبر ۱۹۵۴ء تک پیش کی جا سکتی ہیں۔ ناشرین مصنفین کی فہرست ۲ نومبر ۱۹۵۴ء تک پیش کر سکتے ہیں

چین سے لاسہ تک کی سڑک مکمل ہو گئی

پیکنگ ۲۵ اکتوبر۔ چین کے اندرونی علاقوں کو تبت کے دارالحکومت لاسہ سے ملانے کے لئے کئی سو میل لمبی سڑک مکمل ہو گئی ہے۔ اس سڑک کے مکمل ہونے پر چین سے فوجیں اور رسد تبت جا سکتی ہے۔

سنگاپور میں طوفانی بارش

سنگاپور ۲۵ اکتوبر۔ سنگاپور میں زبردست طوفانی بارش کی وجہ سے تین ہزار آدمی بے گھر ہو گئے ہیں۔ اور دو لاکھ پچاس ہزار سٹیٹ ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد

مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے تعمیر مکانات کا کام برابر جاری ہے

ربوہ ۲۵ اکتوبر کل لجنہ اماء اللہ لاہور کی بعض عہدیداروں نے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کے امدادی کام کا معائنہ کیا۔ خدام آج بھی تعمیر مکانات میں امداد دینے کے لئے مختلف حلقہ جات میں کام کر رہے تھے۔ لجنہ کی جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ سیکرٹری مال نے مجلس لاہور کے عہدیداروں کے ہمراہ لیاقت پارک دھوبی منڈی۔ مندر چونی لال۔ کانگڑہ آبادی اچھرہ۔ وارث روڈ۔ کشمیر روڈ۔ اور کمہار پورہ کے علاقوں میں خدام کا کام دیکھا اور ایک سو ستر غریب اور نادار عورتوں میں کپڑے تقسیم کئے۔ خدام نے آج دھوبی منڈی۔ اور مندر چونی لال میں دو مکان مکمل کئے۔ اس کے علاوہ ڈھائی سو افراد میں ادویہ تقسیم کی گئیں

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۴ اکتوبر مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بدستور خراب ہے۔ احباب کرام اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۲۴ اکتوبر صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:۔

"جیسا کہ قارئین الفضل کو معلوم ہے۔ میری باجی امۃ القیوم بیگم صاحبہ و بھائی مرزا مظفر احمد صاحب گذشتہ ماہ سے بغرض علاج امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ سب احباب سے خصوصاً صحابہ کرام سے ملتجی ہوں کہ ان کی بخیر و عافیت اور کامیاب واپسی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

روسی جہاز نے جاپانی کشتیاں پکڑ لیں

ٹوکیو ۲۵ اکتوبر۔ ایک روسی جہاز نے جاپان کے جزیرہ ہوکیڈو کے قریب مچھلیاں پکڑنے کی دو جاپانی کشتیاں پکڑ لی ہیں۔ اس علاقے میں اب تک روسی جہازوں نے انسٹھ جاپانی کشتیاں پکڑی ہیں۔ جن میں سے بارہ واپس آ چکی ہیں۔

انڈونیشیا کا وزارتی بحران

جکارتا ۲۵ اکتوبر۔ انڈونیشیا کی کابینہ کی کمیٹی کا ایک اجلاس آج جکارتا میں منعقد ہوا جس میں ان تین وزیروں کی جگہ نئے وزیر مقرر کرنے پر غور کیا گیا۔ جنہوں نے پچھلے ہفتے استعفاء دے دیا تھا۔

★ لاہور ۲۵ اکتوبر۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ مڈل جماعتوں کی نئی کتابیں زونل سکیم کے ماتحت مقرر کی جائیں گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر دفتر ... میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک تازہ رؤیا

۲۰ - ۲۱ اکتوبر کی درمیانی رات

میں نے دیکھا کہ ہم گویا قادیان میں ہیں۔ میں باہر سے گھر میں داخل ہوا ہوں۔ حضرت ام المومنین رض بھی وہاں گھر میں ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خطرے کے دن ہیں۔ اور میرا باہر اکیلا جانا حضرت ام المومنین رض کو ناپسند ہوا ہے۔ انہوں نے اس قسم کا اظہار کیا۔ اور میں جلدی سے اپنے حصہ مکان میں آ گیا۔ جہاں ام ناصر اور میں رہا کرتے تھے۔ اس وقت میں اپنے آپ کو انیس بیس سال کا محسوس کرتا ہوں۔ میں نے کمرہ میں داخل ہو کے اندر سے کنڈی لگانے کی کوشش کی۔ اس خیال سے کہ حضرت ام المومنین آ کر خفا نہ ہوں۔ جب میں کنڈی لگا رہا تھا تو صحن میں حضرت ام المومنین آ گئیں۔ اور باہر سے آواز دے کر ام ناصر سے کچھ کہا۔ جس کا مفہوم ایسا ہی تھا کہ انہوں نے کیسی بے احتیاطی کی ہے۔ کہ باہر اکیلے چلے گئے۔ یا ایسے وقت میں چلے گئے۔ حضرت ام المومنین رض کے چلے جانے کے بعد پھر میں کمرے سے باہر نکل آیا۔ اور گھر کے ایک طرف کچھ مستورات اپنے گھر کی تھیں ان کے پاس چلا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک کھڑکی جس کے سامنے پردہ پڑا ہوا ہے۔ اس کے پاس وہ کھڑی ہوئی کسی کی تقریر سن رہی ہیں۔ میں بھی ان کے پاس آ کھڑا ہوا۔ اور میں نے بھی تقریر سننی شروع کی۔ مختصر مختصر چٹکلے اس میں بیان ہو رہے ہیں۔ اور غیر احمدیوں کو قائل کیا جا رہا ہے۔ تھوڑی دیر ہی تقریر سننے کے بعد مجھ پر ایسا اثر ہوا۔ کہ میں نے چاہا کہ کھڑکی کا پردہ ہٹا کے میں تقریر کرنے والے کو دیکھوں۔ تقریر خوب سنائی دے رہی ہے۔ لیکن آواز غیر مانوس معلوم دے رہی ہے۔ میں تقریر کرنے والے کو دیکھنے کے لئے آگے بڑھا۔ اور عورتوں سے کہا۔ ایک طرف ہو جاؤ۔ میں اس شخص کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ ان عورتوں میں ام طاہر بھی ہیں۔ میں نے بازو سے زور دے کر ان کو پیچھے کیا۔ اور ان سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ یہ ایسی زبردست تقریر ہے۔ کہ ساری دنیا میں ایسی تقریر یا میں کر سکتا ہوں۔ یا میرا نور الدین کر سکتا ہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے میں نے سینہ پر ہاتھ مارا۔ جیسا دعویٰ کرتے ہوئے بعض لوگ کیا کرتے ہیں۔ مگر میں نے ساری عمر میں جاگتے ہوئے ایسا کبھی نہیں کیا۔ اسی طرح میں نے کبھی حضرت خلیفہ اول رض کو نور الدین کہہ کر یاد نہیں کیا۔ اور "میر انور الدین" کے الفاظ جو ایک ہم عمر بے تکلف دوست کے لئے بولے جاتے ہیں۔ اس کا تو کبھی خیال بھی نہیں آ سکتا تھا۔ حضرت خلیفہ اول رض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پیار سے مرزا یا میرا مرزا کہہ دیا کرتے تھے۔ لیکن ہم لوگوں نے ساری عمر انہیں بڑے مولوی صاحب۔ مولوی صاحب۔ حضرت مولوی صاحب اور حضرت خلیفہ اول رض کے الفاظ سے ہی یاد کیا۔ مگر خواب کی حالت میں میں ان کا ذکر "میرا نوردین" کہہ کر کرتا ہوں۔ عورتوں کو ایک طرف ہٹا کر جب میں نے پردہ ہٹایا۔ تو تین چار سو گز کے اوپر ایک بہت بڑا پلیٹ فارم بنا ہوا دیکھا۔ جس پر کچھ آرام کرسیاں اور صوفے ہیں۔ لیکن مقرر کے سوا اور کوئی آدمی سٹیج پر نہیں۔ جلسہ گاہ پلیٹ فارم سے چھپا ہوا ہے۔ اس لئے سامعین بھی نظر نہیں آتے۔ حضرت خلیفہ اول رض اپنے اسی سادہ لباس میں جس میں وہ ہوا کرتے تھے۔ کھڑے تقریر کر رہے ہیں۔ آخری عمر کی نسبت زیادہ جوان معلوم ہوتے ہیں۔ اور طاقتور معلوم ہوتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے سامنے غیر احمدی سامعین بیٹھے ہیں۔ اور کچھ لوگوں نے شرارت کر کے یہ بات پھیلا دی ہے۔ کہ احمدیوں نے باقی مسلمانوں سے کچھ دشمنی کی ہے۔ اس مضمون کو سامنے رکھ کر حضرت خلیفہ اول رض تقریر کر رہے ہیں۔ سفید لباس پر ایک گرم واسکٹ پہنی ہوئی ہے۔ اور سر پر اسی طرح پگڑی باندھی ہوئی ہے۔ جس طرح وہ باندھا کرتے تھے۔ جو پگڑی کی بجائے چادر باندھی ہوئی زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ جس وقت میں نے پردہ ہٹایا۔ تو وہ یہ دلیل دے رہے تھے۔ تم میں سے بعض نے کہا ہے۔ کہ احمدیوں نے فلاں شرارت کی ہے۔ احمدی پنجاب میں فلاں فلاں چار ضلعوں میں زیادہ ہیں۔ اگر ابھی گھوڑوں پر چڑھ کر کچھ لوگ ان کو بلانے کے لئے چلے جائیں۔ اور چاروں ضلعوں کے احمدیوں کو وہ لے آئیں۔ تو وہ سارے مل کر اتنے بھی نہیں ہوں گے۔ جتنے کہ تم لوگ میرے سامنے بیٹھے ہو۔ پھر کیا اتنے تھوڑے لوگ اس قسم کی شرارتیں کر سکتے ہیں۔ کیا تم لوگ اتنی چھوٹی سی بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ یہ الزام لگانے والے لوگ اپنے جھوٹ کا یا تو خود اقرار کریں گے۔ یا ہم انہیں مجبور کر دیں گے کہ وہ اقرار کریں۔ ہماری شرافت کی وجہ سے یہ لوگ اتنے دلیر ہو گئے ہیں۔ مگر ہم اب جواب دینے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے دائیں طرف بیٹھے ہوئے ایک آدمی کو اشارہ کیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خاص طور پر انہوں نے ایک آلہ بنوا کے رکھا ہوا تھا۔ اس اشارہ پر ایک شخص اس چیز کو اٹھا کر لے آیا۔ وہ چیز کوئی پانچ چھ گز لمبی ہے۔ اور اس کے اوپر کے حصہ کا تین چار گز قطر ہے۔ لیکن بجلی کے بلب کی طرح وہ ایک طرف سے موٹی اور ایک طرف سے پتلی ہے۔ وہ شخص اسے بڑی آسانی سے اٹھا کر سٹیج پر لے آیا۔ اور حضرت خلیفہ اول رض کے ہاتھ میں دے دیا۔ وہ چیز آپ نے ہاتھ میں پکڑی اور کہا ہم ابھی ان سے اقرار کروا دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنی بائیں طرف دیکھا۔ سٹیج سے کوئی تین چار سو گز کے فاصلہ پر ایک پختہ باولی بنی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اس کی منڈیر بھی کوئی پندرہ بیس فٹ اونچی ہے۔ اور ایسی مضبوط بنی ہوئی ہے۔ جیسے قلعہ کی دیوار ہوتی ہے۔ آپ نے اس تارپیڈو کو اپنے ہاتھ میں پکڑا اور لہراتے ہوئے اس کو اس باولی کی طرف پھینکا۔ وہ چیز عین اس باولی کے اوپر جا کر اس کے اندر گری۔ باولی کے اندر اس کا گرنا تھا۔ کہ اس باولی میں سے ایک شور پیدا ہوا۔ اور اس کا پانی ابل ابل کر باہر نکلنا شروع ہوا۔ اور باولی میں سے آوازیں آنی شروع ہوئیں۔ بک پڑے۔ بک پڑے میں اس وقت یہ سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں نے شرارت کی تھی۔ وہ بھاگ کر اس باولی میں چھپ گئے تھے۔ اس باولی میں پانی کی سطح کے قریب بڑے بڑے طاقچے بنے ہوئے تھے۔ جن میں آدمی چھپ سکتا تھا۔ پولیس کو ان لوگوں پر شبہ ہوا۔ اور وہ ان کے پیچھے گئی۔ لیکن وہ لوگ مصر تھے۔ کہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا سچ کہا تھا۔ احمدیوں نے ہی ایسی شرارت کی تھی۔ لیکن جب حضرت خلیفہ اول رض کی پھینکی ہوئی چیز کنوئیں میں جا کر گری۔ اور کنوئیں میں ایک تلاطم پیدا ہو گیا۔ تو انہوں نے سمجھا۔ عذاب الٰہی آ گیا ہے۔ تو حقیقت بیان کر دی۔ جس پر پولیس کے افسروں نے زور سے اطلاع دی۔ کہ بک پڑے بک پڑے۔ یعنی انہوں نے حقیقت بیان کر دی۔ اس کے بعد حضرت خلیفہ اول رض نے تقریر بند کر دی۔ اور لوگ اپنے اپنے گھروں کو چل پڑے۔ اس وقت ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم لوگ قادیان میں نہیں بلکہ سرگودھا اور جھنگ کے علاقہ میں ہی ہیں۔ گھوڑوں پر چڑھے ہوئے سینکڑوں آدمی اس راستہ پر سے اپنے گھروں کو جا رہے تھے۔ یہ تو ایک راستے کا حال تھا۔ چاروں طرف سے راستے جاتے تھے۔ ان پر معلوم نہیں کتنے لوگ تھے۔ میں اتنے گھوڑوں کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اور میں نے دل میں کہا۔ قادیان کے ارد گرد تو اتنے گھوڑے نہیں ہوتے تھے۔ اس وقت مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ حضرت خلیفہ اول رض حضرت ام المومنین رض کی تسلی کے لئے گھر میں آئے ہیں۔ میں بھی اس کمرے میں چلا گیا۔ جہاں حضرت ام المومنین برقعہ یا چادر اوڑھے لیٹی تھیں۔ حضرت خلیفہ اول رض کمرے میں داخل ہوئے۔ تو ان کے ساتھ اماں جی یعنی ان کی اہلیہ بھی تھیں۔ انہوں نے بھی سیاہ برقعہ پہنا ہوا تھا۔ اور ان کی عمر بھی اس وقت کوئی چالیس سال کی معلوم ہوتی تھی۔ حضرت خلیفہ اول رض تو حضرت ام المومنین رض کی طرف آگے بڑھے۔ اور انہیں تسلی دینے لگے۔ کہ خطرہ جاتا رہا ہے۔ فکر کی بات نہیں۔ اور میں ایک چارپائی پر اماں جی کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ان کے ہاتھ میں ایک جلد کاپی پکڑی ہوئی تھی۔ میں نے ان سے پوچھا یہ کاپی کیسی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کچھ نہیں میں نے بھی ایک تقریر کی تھی۔ وہ تقریر میں نے اس کاپی میں لکھی تھی۔ میں نے وہ کاپی ان سے لے لی۔ اور کھول کر وہ تقریر پڑھنی شروع کی وہ تقریر مجھے معقول معلوم ہوئی۔ اور میں نے ان سے کہا۔ تقریر تو اچھی لکھی ہے۔ اور دل میں کہا کہ جب حضرت خلیفہ اول رض باہر جانے لگیں گے۔ تو میں ان کو مبارکباد دوں گا۔ کہ اماں جی نے تقریر اچھی لکھی ہے۔ اتنے میں وہ کمرے سے باہر نکلنے کے لئے اٹھے۔ اور میرے پاس سے گذرے۔ اور مجھے السلام علیکم کہا۔ میں نے وعلیکم السلام کا جواب دیا۔ اور اماں جی کی تقریر کا ذکر کرنا چاہا لیکن فوراً مجھ پر حیا طاری ہو گئی۔ اور میں تقریر کا ذکر نہ کر سکا۔ حضرت خلیفہ اول رض کمرے سے نکل کر باہر چلے گئے۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر مبلغ ہالینڈ کی اہلیہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (منیجر الفضل) (۲) برادرم محمد ارشاد صاحب بشیر گذشتہ عشرہ سے گھٹنے میں درد کے باعث بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد طفیل منیر جامعۃ المبشرین ربوہ)

خطبہ جمعہ

دُعائیں کرو کہ مسلمانوں کے لئے برکت اور بھلائی کی صورت پیدا ہو

اگر تم سچے دل سے دُعائیں کروگے تو خدا تعالیٰ یقیناً ملک کی حفاظت کا سامان پیدا کردیگا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۴ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس. مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

خطبہ کی غرض تو مذہب یا مذہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے امور کے متعلق امام کا اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی مذہب والوں کے متعلق بھی بات کرنی پڑتی ہے۔ گو اس میں کوئی شبہ نہیں کہ

مساجد کو اُن امور کے لئے استعمال

کرنا کہ جن سے مذہب کی اپنی حیثیت ہی ختم ہو جاتی ہو پسندیدہ نہیں ہوتا۔ چنانچہ انہی باتوں کو دیکھ کر مصر کی حکومت نے حال ہی میں ایک قسم کا قانون بنادیا ہے۔ کہ مساجد میں وہی خطبے پڑھے جائیں جنہیں گورنمنٹ نے پہلے سے منظور کر لیا ہو۔ ہمیں اس ملک کے حالات معلوم نہیں۔ اس لئے ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ حکومت نے یہ اقدام کس حد تک مجبور ہو کر کیا ہے۔ لیکن بہرحال جب مساجد کا استعمال غلط طور پر کیا جائے۔ تو حکومت اس حد تک ضرور دخل دے سکتی ہے کہ اس سے مذہب میں دخل اندازی نہ ہو۔ یا مذہبی تنظیم میں دخل اندازی نہ ہو۔ یعنے حکومت اس حد تک دخل نہ دے کہ ملک کے

مختلف فرقوں میں تنافر اور تباغض

پیدا ہو جائے۔ اور ایسی باتیں شروع ہو جائیں جنہیں ملک کے مختلف فرقے پسند نہ کرتے ہوں۔ یا اس حد تک علیحدگی اختیار کر لی جائے کہ ملک کے مختلف فرقے اپنی مخصوص تعلیمات جماعت کے افراد کے سامنے نہ رکھ سکیں۔ کیونکہ اپنی مخصوص تعلیمات کو جماعت کے سامنے پیش کرنے کا بہترین موقعہ جمعہ کا خطبہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن دنیوی امور کا بھی ایک حصہ مذہب کے ساتھ اس طرح وابستہ ہے کہ اسے الگ نہیں کیا جا سکتا۔

میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان پر اب ایک ایسا وقت آگیا ہے کہ اس کی موجودہ حالت کو مذہب سے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اس کا لازمی نتیجہ ایسا نکلتا ہے۔ کہ مذہب اور عقیدہ دونوں ہی اس کی زد میں آجائیں۔ میں اس بات کو درست نہیں سمجھتا۔ کہ مذہبی لوگ سیاسی امور کے متعلق کچھ نہ کہیں۔

سیاسی امور میں حصہ لینا

تمام شہریوں کا حق ہے۔ لیکن ان کے لئے مساجد کو ذریعہ بنانا درست نہیں۔ مساجد کے باہر وہ بے شک سیاسی جلسے کریں۔ تقریریں کریں۔ اشتہارات شائع کریں۔ یہ ان کا جائز حق ہے۔ جو ان سے چھینا نہیں جا سکتا۔ لیکن عبادات کو اس کا ذریعہ بنانا درست نہیں۔ مثلاً سیاسی اختلافات کی بناء پر خطبات کو کسی خاص مجلس کے پروپیگنڈا کا ذریعہ بنا لینا ناجائز ہے۔ لیکن ان کا دینی پہلو جائز ہے۔ جیسے اس قسم کے خطرات کے موقعہ پر لوگوں کو دعا کی طرف توجہ دلانا ہے۔ کیونکہ اس کا کسی خاص فرقہ یا جماعت سے تعلق نہیں ہوتا۔

میں دیکھتا ہوں کہ پچھلے چند ایام میں ملک میں بعض ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں۔ جو خود

پاکستان کی ہستی کو ہی خطرہ

میں ڈال رہے ہیں۔ اور یہ حالات اس حد تک بڑھتے جارہے ہیں۔ کہ افراد کا دماغی توازن قائم نہیں رہا۔ ہر فریق ہر جتھہ اور ہر صوبہ ایسی باتیں اختیار کرنا چاہتا ہے۔ جس سے پاکستان باقی نہیں رہ سکتا۔ اور اس کا اثر لازماً مسلمانوں پر پڑے گا۔

میں مسئلہ کشمیر سے دلچسپی رکھتا ہوں ۱۹۴۸ء میں جب میں پشاور گیا۔ تو اس سلسلہ میں ڈاکٹر خان صاحب اور عبدالغفار خان صاحب سے بھی ملنے گیا۔ جہاں تک ظاہری اخلاق کا سوال ہے انہوں نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا۔ مثلاً دونوں بھائیوں میں ان دنوں کسی وجہ سے شکر رنجی تھی۔ اس لئے وہ آپس میں ملتے نہیں تھے۔ ہماری ملاقات کے متعلق یہ تجویز ہوئی۔ کہ وہ ڈاکٹر خان صاحب کے گھر پر ہو۔ درد صاحب میرے ساتھ تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ وہ خان عبدالغفار خان صاحب سے معذرت کریں۔ اور کہیں کہ میں ڈاکٹر خان صاحب کے ہاں جاؤں گا۔ شائد آپ ان کے مکان پر نہ آسکیں۔ انہوں نے کہلا بھیجا۔ کہ آپ ہمارے مہمان ہیں۔ اور

مہمان کی خاطر

میں وہیں آجاؤں گا۔ چنانچہ وہ وہیں آگئے۔ اور ایک گھنٹہ تک ہماری آپس میں گفتگو ہوتی رہی میں نے خان عبدالغفار خان صاحب سے سوال کیا۔ کہ اگر پاکستان میں کوئی گڑبڑ ہوئی۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوستان کی فوجیں پاکستان میں آگئیں۔ تو کیا یہاں کے مسلمانوں کی حالت ویسی ہی نہیں ہو جائے گی۔ جیسی مشرقی پنجاب کے مسلمانوں کی ہوئی تھی۔ اس پر انہوں نے بے ساختہ جواب دیا کہ اگر ایسا ہوا تو پاکستان کے مسلمانوں کی حالت مشرقی پنجاب کے مسلمانوں جیسی نہیں۔ بلکہ ان سے بھی بدتر ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان بننے سے پہلے اس کا وجود ضروری تھا یا نہیں۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ پاکستان بننے کے بعد اگر کچھ ہوا۔ تو اس کا اثر لازماً مسلمانوں پر پڑے گا۔

اگر پاکستان خطرے میں

پڑ جائے۔ تو یہ یقینی بات ہے کہ پاکستان میں اسلام محفوظ نہیں رہ سکتا۔ ہندوؤں میں پہلے بھی بڑا تعصب تھا۔ اور ہم نے اس اختلاف کی وجہ سے یہ برداشت نہ کیا۔ کہ ان کے ساتھ مل کر رہیں۔ اور ہم سب نے مل کر کوشش کی۔ کہ ہمیں ایک

علیحدہ ملک

ملے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ہماری خواہش کو پورا کر دیا۔ اور ہمیں پاکستان کی شکل میں ایک علیحدہ ملک عطا کیا۔ مسلمانوں کی اس جدوجہد کو دیکھ کر ہندوؤں کے دلوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا۔ کہ مسلمانوں نے ہمیں سارے ہندوستان پر حکومت کرنے سے محروم کر دیا ہے اور انہوں نے سارے ملک میں مسلمانوں کی سیاست اور خود مسلمانوں کے خلاف شدید پروپیگنڈا کیا پہلے ان کی ذہنیت اتنی زیادہ مسموم نہیں تھی۔ اور ان میں سے بعض کے دل میں مسلمانوں کے لئے رواداری کا جذبہ ایک حد تک پایا جاتا تھا۔ لیکن

مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا

کی وجہ سے ان کی ذہنیت اب بالکل بدل گئی ہے۔ اور مسلمان انہیں سانپ اور بچھو کی طرح نظر آنے لگ گئے۔ اگر خدانخواستہ پاکستان میں گڑبڑ واقع ہوئی۔ اور اس کے نتیجہ میں ہندوستان کی فوجیں ملک میں داخل ہوئیں۔ تو وہ اس ذہنیت سے نہیں آئیں گی۔ جو ان کی تقسیم ملک سے پہلے تھی۔ اس وقت تعصب اتنا زیادہ نہیں تھا۔ جتنا اب ہے۔ ہم تو سمجھتے ہیں کہ پاکستان حاصل کر کے مسلمانوں نے اپنا ایک جائز حق لیا ہے۔ کوئی جرم نہیں کیا۔ لیکن سوال یہ نہیں کہ ہم کیا سمجھتے ہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ جس سے ہمارا معاملہ ہے۔ وہ کیا سمجھتا ہے۔ اگر کسی کے بچے پر سانپ نے حملہ کیا ہو اور ایک دوسرے شخص نے

سانپ مارنے کے لئے

اینٹ اٹھائی ہوئی ہو۔ اور فرض کرو بچے کا باپ اسے دیکھ رہا ہو۔ اور وہ اس طرف نہ ہو۔ جس طرف سانپ ہے۔ تو وہ یہی سمجھے گا کہ وہ اس کے بیٹے کو مار رہا ہے۔ اس صورت میں ممکن ہے کہ اگر اس کے پاس بندوق بھری ہوئی ہو۔ تو وہ اس شخص پر فائر کر دے۔ اب چاہے وہ شخص مرے یا اس کا اپنا بچہ مر جائے۔ بہرحال باپ ایسا کرنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ وہ دیکھ رہا ہے کہ ایک شخص اس کے بچے کو مار رہا ہے۔ ہماری بھی یہی حالت ہے ہم نے خواہ پاکستان کے ذریعہ اپنا ایک جائز حق حاصل کیا ہو۔ اس وقت ہندوؤں کے ذہن کو اس طرح بگاڑ دیا گیا ہے۔ اور پاکستان کے خلاف ان کو اس قدر مشتعل کر دیا گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

ہے شمع قریب آ رہی پروانہ سمجھ کر

ہے بھاگتی دنیا مجھے دیوانہ سمجھ کر
ہے شمع قریب آ رہی پروانہ سمجھ کر

دیکھا تو ہر اک جام میں تھا زہر ہلاہل
ہم آئے تھے اس دنیا کو میخانہ سمجھ کر

میں تم سے ہوں تم مجھ سے ہو تن ایک ہے جاں ایک
کیوں چھوڑتے ہو تم مجھے بیگانہ سمجھ کر

کہتے رہے ہم ان سے دلِ زار کی حالت
سنتے رہے وہ غیر کا افسانہ سمجھ کر

لٹکی ہے ہر اک گوشہ میں تصویر کسی کی
دل کو نہ مرے چھوڑیئے ویرانہ سمجھ کر

نوٹ ملا۔ اس دنیا میں آنے سے مراد پیدائش نہیں۔ وہ تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ بلکہ مراد مختلف گروہوں سے میل جول ہے۔

کہ وہ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے اپنا حق نہیں لیا۔ ان کا حق رہا ہے۔ پس اگر وہ ہمارے ملک میں داخل ہوئے۔ تو ان کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ وہ تقسیم سے پہلی ذہنیت اپنے ساتھ لے کر آئیں گے۔ بالکل غلط ہے۔ پھر یہ نہ خیال کرو۔ کہ ان کے آنے کا امکان نہیں۔ قانونِ قدرت یہی ہے۔ کہ جہاں کہیں

خلا پیدا ہو جاتا ہے

ہوا اسے فوراً پُر کر دیتی ہے۔ مثلاً آندھیاں آتی ہیں۔ تو وہ اسی قانون کے ماتحت آتی ہیں۔ جب گرمی پڑتی ہے۔ تو ہمارے اردگرد کی ہوا لطیف ہو کر اوپر چلی جاتی ہے۔ اور نیچے ایک خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ اس خلا کو پُر کرنے کے لئے دُور کی ہوا تیزی سے آ جاتی ہے۔ اور اس کو آندھی کہتے ہیں یا مثلاً پانی ہے۔ دریاؤں کا پانی سارے کا سارا سمندر میں جا رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ ادھر خلا ہے۔ جسے پُر کرنے کے لئے پانی اس طرف جا رہا ہے۔ اسی طرح اگر ہمارے ملک میں کوئی گڑبڑ ہوئی۔ اور یہاں خلا پیدا ہو گیا۔ تو لازماً قانونِ قدرت کے مطابق اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے کسی نہ کسی ہمسایہ ملک کی فوجیں اس ملک میں داخل ہو جائیں گی۔ اب تم اس ہمسایہ ملک کو افغانستان سمجھ لو۔ ہندوستان سمجھ لو۔ یا کوئی یوروپین ملک سمجھ لو۔ بہرحال اس خلاء کو بھرنے کے لئے کوئی نہ کوئی حکومت آئے گی۔ اگر اس خلاء کو بھرنے والی حکومت ہندوستان ہوئی۔ تو لازماً وہ اس

بغض کو ساتھ لائے گی

جو اس وقت پاکستان اور مسلمانوں کے خلاف اس میں پیدا ہو چکا ہے۔ چاہے وہ عام حکومتوں کی طرح یہی اعلان کرتی آئے۔ کہ ہم تمام لوگوں سے انصاف کریں گے۔ بلکہ اگر کسی گڑبڑ کے نتیجہ میں خدانخواستہ ایسا واقعہ ہو گیا۔ کہ ہندوستان کی فوجیں ہمارے ملک میں داخل ہو جائیں۔ تو ان کی طرف سے یہی اعلان ہو گا۔ کہ ہم تمام جماعتوں سے انصاف کریں گے۔ ہم تمام اقلیتوں کے حقوق انہیں دیں گے۔ ہم مظلوم کی امداد کریں گے۔ لیکن یہ اعلان اسی وقت تک ہو گا۔ جب تک اس کا قبضہ تمام ملک پر نہیں ہو جاتا۔ اس کے بعد ان کا بغض اور کینہ اپنا اثر دکھائے گا۔ اور وہ مسلمانوں کو مسلنا شروع کر دیں گے۔ ان حالات میں میں

تمام جماعت کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ دعاؤں سے کام لے۔ آئندہ آٹھ دس دن ہمارے ملک کے لئے نہایت نازک ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان ایام میں خاص طور پر دعائیں کریں۔ کہ جو لوگ برسرِ اقتدار ہیں۔ وہ کوئی ایسا طریق اختیار نہ کریں۔ جو اسلام کی ترقی۔ اس کی قوت اور اس کے استحکام میں روک پیدا کرنے والا ہو۔ ہمارے خدا میں سب طاقتیں پائی جاتی ہیں۔ اگر ان لوگوں کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ تو وہ ان کی اصلاح کر سکتا ہے۔ اور اگر ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ تو وہ ان کے شر سے ملک کو بچا سکتا ہے۔ اور وہ اس جتھہ کو بھی توڑ سکتا ہے۔ جو ملک کو تباہ کرنے والا ہو۔ پس خدا تعالیٰ کے سامنے جھکا جائے۔ اور اسی سے دعائیں کی جائیں۔ کہ الٰہی یہ کام ہماری طاقت سے باہر ہے۔ ہم خود بہت تھوڑے ہیں۔ اور ہماری تعداد بہت ہی تھوڑی ہے۔ ہم ان امور میں دخل نہیں دے سکتے۔ اور نہ ملک کی حفاظت کے لئے کوئی ذریعہ اختیار کر سکتے ہیں۔ لیکن اکثریت تیرے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ قابلِ اصلاح ہے۔ تو تُو اس کی اصلاح کر سکتا ہے۔ اور اگر وہ قابلِ اصلاح نہیں تو تُو ان کے درمیان جھگڑے اور تفرقے بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اے خدا اگر وہ قابلِ اصلاح نہیں۔ تو تُو ان میں تفرقہ ڈال دے۔ تاکہ ملک تباہ ہونے سے بچ جائے۔ اور تا مسلمان آئندہ پیدا ہونے والے خطرات سے محفوظ رہیں۔ اگر تم سچے دل سے دعائیں کرو۔ تو خدا تعالیٰ مسلمانوں کی حفاظت کا سامان پیدا کر دے گا۔ لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے۔ لیکن تم وہ ہو۔ جنہوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔ کانوں سے سنا۔ اور اپنے ہاتھوں سے چھوا۔ غرض تم نے خدا تعالیٰ کی طاقتوں کی ہر رنگ میں تحقیقات کی ہے۔

اگر تم دعاؤں میں لگ جاؤ

تو یقیناً یہ بات خدا تعالیٰ کی طاقت سے باہر نہیں وہ ملک کی حفاظت کا کوئی نہ کوئی راستہ پیدا کر دیگا۔

حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ کے متعلق مشہور ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ کے خلاف بعض حاسدوں نے بادشاہ کے کان بھرے۔ کہ آپ بادشاہ کے خلاف منصوبہ کر رہے ہیں۔ اور اس کی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے ہیں۔ بادشاہ بیوقوفی سے ان کی بات میں آ گیا۔ اور اس نے فیصلہ کیا۔ کہ وہ آپ کو سزا دے۔ اور وہ اس وقت ایک مہم پر جا رہا تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس مہم سے واپس آ کر آپ کو گرفتار کروں گا۔ آپ کے مریدوں نے جن میں بڑے بڑے درباری اور رؤسا بھی شامل تھے۔ جب یہ بات سُنی۔ تو انہوں نے آپ سے کہنا شروع کیا۔ کہ آپ کوشش کریں۔ اور بادشاہ کو یقین دلائیں۔ کہ آپ اس کے وفادار خادم ہیں۔ شاید اس کا خیال بدل جائے۔ لیکن حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ کسی طرح راضی نہ ہوئے۔ جب بادشاہ مہم سے فارغ ہو کر واپس لوٹا۔ تو مریدوں نے پھر کہا۔ کہ اب تو بادشاہ کی واپسی میں بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ہمیں کوئی ایسی تجویز کرنی چاہیئے۔ کہ بادشاہ اپنا فیصلہ بدل لے۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ نے فرمایا۔

ہنوز دلی دُور است

یعنی ابھی دلی بہت دُور ہے۔ بادشاہ منزل بمنزل دلی کے قریب آتا گیا۔ اور مرید اس کے پاس آتے اور کہتے۔ آپ ہمیں کوئی مشورہ نہیں دیتے۔ کہ آخر ہم کیا کریں۔ بادشاہ دلی کی طرف بڑھتا آ رہا ہے اور وہ واپس آتے ہی اپنے فیصلہ پر عمل کریگا!

اس پر حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ نے پھر یہی جواب دیا کہ ہنوز دلی دور است۔ ابھی دلی بہت دُور ہے۔ یہاں تک کہ بادشاہ شہر کے دروازہ پر پہنچ گیا۔ اور اسلامی طریق کے مطابق شہر سے باہر ایک محل میں ٹھیرا۔ دوسرے دن صبح اس نے شہر میں داخل ہونا تھا۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ کے مرید آپ کے پاس آئے۔ اور انہوں نے عرض کیا۔ کہ بادشاہ اب شہر کے دروازہ پر پہنچ گیا ہے۔ اور صبح شہر میں داخل ہو گا۔ اب تو کوئی تجویز کرنی چاہیئے۔ مگر آپ نے پھر یہی جواب دیا۔ کہ

ہنوز دلی دُور است

اس رات بادشاہ کی مہم سے واپسی کی خوشی میں ولی عہد اور شہر کے رؤساء نے

ایک جشن کیا

اور شہر سے باہر جو محل تھا۔ اور جہاں بادشاہ مقیم تھا۔ وہاں ایک محفل رقص و سرود منعقد کی۔ یہ محفل محل کی چھت پر منعقد کی گئی۔ اتفاقاً چھت کمزور تھا۔ اور خوشی میں ہجوم بہت زیادہ جمع ہو گیا تھا۔ اچانک چھت گر پڑا۔ اور بادشاہ اس چھت کے نیچے دب کر مر گیا۔ صبح بجائے اس کے کہ بادشاہ شہر میں داخل ہوتا۔ اور حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ کو سزا دیتا۔ وہ خود اس جہان سے رخصت ہو گیا۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ نے مریدوں کو بلایا۔ اور کہا میں نہیں کہتا تھا۔ کہ ابھی دلی دُور ہے۔ تم خواہ نخواہ گھبرا رہے تھے۔ پس

ہمارا خدا ایسی طاقت رکھتا ہے

کہ وہ تمام برسرِ اقتدار لوگوں کو جو سمجھتے ہیں کہ ہم جو چاہیں کر لیں۔ راہِ راست پر لے آئے۔ ان کی جانیں ان کی طاقت اور ان کے جتھے سب اس کے قبضۂ قدرت میں ہیں۔ پس تم دعائیں کرو۔ کہ وہ خدا جس نے پاکستان بنایا ہے۔ ایسے طاقتور لوگوں کو جو دانستہ یا نادانستہ اس ملک سے غداری کر رہے ہیں۔ یا اس کی ترقی کی راہوں کو مسدود کر رہے ہیں۔ راہِ راست پر لائے اور اگر وہ راہِ راست پر نہ آئیں۔ تو ان کو آپس میں لڑوا دے۔ اور پاکستان کو کمزور ہونے سے بچا لے۔ تاکہ مسلمان ہر قسم کے فتنہ سے محفوظ رہیں۔ پس آئندہ چند دنوں میں چونکہ

ایک اہم سوال

ملک اور قوم کے سامنے آ رہا ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کے لئے برکت یا عذاب کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ اس لئے تم دعائیں کرو۔ کہ اس فیصلہ میں مسلمانوں کے لئے برکت اور بھلائی کی صورت پیدا ہو۔

پاکستان بھر میں ہنگامی حالات کا اعلان۔ مجلس دستور ساز توڑ دی گئی

دستور ساز عوام کا اعتماد کھو چکی ہے۔ ملک میں جلد از جلد انتخابات کرائے جائیں گے

گورنر جنرل پاکستان ہز ایکسی لنسی غلام محمد کا اعلان

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان کے گورنر جنرل نے پورے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کر دیا ہے کابینہ کے سیکرٹریٹ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ملک کا آئینی نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ موجودہ دستور ساز عوام کا اعتماد کھو بیٹھی ہے۔ اسلئے اب وہ کام نہیں کر سکتی۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ اقتدار اعلےٰ کے مالک عوام ہیں۔ وہی اپنے نئے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے تمام مسائل جن میں دستوری مسائل بھی شامل ہیں فیصلہ کریں گے۔ انتخاب جلد از جلد کرایا جائے گا۔

گورنر جنرل کا اعلان غیر معمولی گزٹ میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا متن درج ذیل ہے:۔

گورنر جنرل نے سیاسی بحران کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ جس سے اس وقت ملک دوچار ہے۔ وہ افسوس کے ساتھ اس نتیجے پر پہونچے ہیں۔ کہ ملک کا آئینی نظام درہم برہم ہو چکا ہے۔ اس لئے انہوں نے سارے ملک میں ہنگامی حالات کا اعلان کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ موجودہ آئین ساز اسمبلی عوام کا اعتماد کھو بیٹھی ہے۔ اس لئے وہ اب کام نہیں چلا سکتی۔

اقتدار اعلےٰ کے مالک عوام ہیں۔ وہی اپنے نئے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے تمام مسائل کا جن میں دستوری مسائل بھی شامل ہیں۔ فیصلہ کریں گے انتخابات جلد سے جلد منعقد کئے جائیں گے۔

انتخابات کے انعقاد تک ملک کا نظم و نسق نئے سرے سے مرتب کردہ کابینہ سنبھالے گی انہوں نے وزیر اعظم سے کہا ہے کہ ملک کا نظم و نسق مؤثر اور مستحکم طریق پر چلانے کے لئے اپنی کابینہ کو از سر نو ترتیب دیں۔ ان کی یہ دعوت وزیر اعظم نے منظور کر لی ہے۔

ملک کی سلامتی اور استحکام تمام امور پر مقدم ہے۔ تمام ذاتی، طبقاتی اور صوبائی مفادات کو ہر صورت میں اعلےٰ قومی مفاد کے تابع ہونا چاہیئے۔

محکموں کی تقسیم

وزیر اعظم مسٹر محمد علی :۔ امور خارجہ، دولت مشترکہ اور مواصلات

جنرل محمد ایوب خاں :۔ دفاع، وہ بدستور فوج کے کمانڈر انچیف بھی رہیں گے، امور داخلہ، ریاستیں اور قبائلی علاقے۔

مسٹر ایم۔ اے۔ ایچ اصفہانی :۔ صنعت و تجارت

مسٹر غیاث الدین پٹھان :۔ خوراک، زراعت پارلیمانی امور اور قانون

ڈاکٹر اے ایم مالک ۔ صحت لیبر اور کارخانے

چودھری محمد علی ۔ مالیات، اقتصادیات

میجر جنرل سکندر مرزا :۔ امور داخلہ ریاستیں اور قبائلی علاقے

مسٹر غلام علی تالپور :۔ اطلاعات و نشریات اور تعلیم

مسٹر مرتضیٰ رضا چودھری :۔ وزیر مملکت برائے خزانہ

سردار امیر اعظم خاں :۔ وزیر مملکت برائے دفاع

محکموں کی یہ تقسیم عارضی ہے اور تین یا چار مزید وزراء کی تقرری کے بعد ردوبدل کا امکان ہے

سابق وزراء کے متوقع عہدے

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ آج رات یہاں یہ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر محمد علی کی سابقہ کابینہ میں سابق وزیر مواصلات سردار بہادر خاں کو صوبائی گورنر مقرر کیا جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کے سابق وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی کو سفیر مقرر کیا جائے گا۔

نئی کابینہ کی تشکیل

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ آج گورنر جنرل ہاؤس میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی کی نئی کابینہ نے جس میں آٹھ وزیر شامل ہیں۔ حلف وفاداری اٹھایا۔ نئی کابینہ میں جنرل ایوب خاں، میجر جنرل سکندر مرزا مسٹر ایم اے ایچ اصفہانی مسٹر غیاث الدین پٹھان ڈاکٹر ایم اے مالک چوہدری محمد علی اور میر غلام علی خاں تالپور شامل ہیں۔ مسٹر مرتضےٰ رضا چوہدری اور سردار امیر اعظم خاں بدستور وزراء مملکت امور خزانہ اور دفاع کی حیثیت سے کام کریں گے۔ خیال ہے کہ ابھی ۳ یا چار مزید وزراء کابینہ میں شامل کئے جائیں گے۔ جس کے بعد محکموں میں بھی تبدیلی کا امکان ہے۔ جنرل ایوب خاں وزیر دفاع کے علاوہ بری افواج کے کمانڈر انچیف بھی ہوں گے۔

پاکستان کا اقتصادی وفد لینن گراڈ میں

لینن گراڈ ۲۴ اکتوبر۔ پاکستان کے اقتصادی وفد کے لیڈر مسٹر سعید احسن، مسٹر یوسف ہارون، مسٹر فخرالدین ولیجی بھائی اور دوسرے نمائندوں کے ہمراہ کل یہاں پہونچے۔ شہر کے میئر اور دوسرے معززارکان نے وفد کا استقبال کیا

وزارت تجارت وخارجہ کے ایک رکن نے وفد کے لیڈر اور ارکان کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ وہ تجارتی امور کے متعلق وفد کو ہر قسم کی ضروری معلومات بہم پہونچانے کی کوشش کریں گے۔ وفد کے لیڈر نے اپنی اور وفد کے دیگر ارکان کی طرف سے سب لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ شہر کی مختلف صنعتوں کا معائنہ کرنے کے بعد اپنے ملک کے لئے بہت سی معلومات حاصل کر کے جائیں گے۔

ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر گورنر جنرل کا موجودہ اقدام ضروری ہے

وزیر اعظم آنریبل مسٹر محمد علی کا قوم سے خطاب

85

کراچی ۲۴ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان نے نئی کابینہ کے حلف وفاداری اٹھانے کی رسم ادا ہونے کے تھوڑی دیر بعد ایک نشری تقریر میں کہا کہ دستور ساز اسمبلی عوام کی اکثریت کے اعتماد سے محروم ہو چکی تھی۔ اور ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر گورنر جنرل کا موجودہ اقدام ضروری تھا۔ انہوں نے عوام کو یقین دلایا کہ نئی دستوریہ کی تشکیل کے لئے جلد انتخابات کرائے جائیں گے۔

وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے آج نئی کابینہ کے حلف وفاداری اٹھانے کے بعد ریڈیو پاکستان پر تقریر کرتے ہوئے کہا، آپ میں سے بہت سے لوگوں نے سن لیا ہو گا۔ کہ گورنر جنرل نے آج پاکستان بھر میں ہنگامی حالت کا اعلان کر دیا ہے ان کی رائے میں موجودہ دستور ساز اسمبلی عوام کا اعتماد کھو چکی ہے۔ اور اب وہ کام نہیں کر سکتی اقتدار اعلےٰ عوام کے پاس ہے۔ جنہیں نئے انتخابات کے بعد منتخب شدہ نمائندوں کے ذریعہ دستوری مسائل سمیت تمام معاملات کا فیصلہ کرنا چاہیئے۔

اس مقصد کے لئے جلد از جلد انتخابات ہوں گے۔ نئے انتخابات ہونے تک ملک کا انتظام جاری رہنا ضروری ہے۔ اسلئے انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں کابینہ کی نئی تشکیل عمل میں لاؤں۔ تاکہ ایک مضبوط اور مستحکم حکومت قائم ہو کے میں نے یہ دعوت منظور کر لی ہے۔ یہ ایک فرض تھا جو مجھے اپنے ملک اور ہموطنوں کے مفاد کے پیش نظر اس بحرانی مرحلے پر پورا کرنا تھا۔ چنانچہ میں نے کابینہ کی نئے سرے سے تشکیل کر لی ہے۔ جس نے پندرہ منٹ قبل حلف وفاداری اٹھا لیا ہے۔

دستور ساز اسمبلی کی بعض کارروائیوں سے ملک میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی ہے۔ ملک میں حال ہی میں جو واقعات ہوئے ہیں۔ ان کے پیش نظر یہ دستوریہ عوام کی نمائندگی کرنے کی مجاز نہیں جس کا یہ نتیجہ ہے کہ اس کے فیصلے عوام کے لئے قابل قبول نہیں۔ قابل عمل اور مستحکم آئین بنانے کے لئے مجلس دستور ساز قوم کو متحد کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اور اس کے حالیہ فیصلوں کا الٹا اثر ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں دستور ساز اسمبلی کو عوام کا مؤثر اعتماد حاصل نہیں۔ میری امریکہ کو روانگی سے فوراً بعد ہی بعض تکلیف دہ واقعات رونما ہونے شروع ہو گئے تھے۔ اور میں گہری تشویش سے ملک کی سیاسی صورت حال کا مطالعہ کرتا رہا۔ مجھے جو اطلاعات ملتی رہیں۔ ان کے مطابق دستور ساز اسمبلی کے وقار اور اقتدار میں تیزی سے کمی رونما ہو رہی تھی۔ واپسی پر میں نے دیکھا کہ ایسی صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ جس کی بناء پر گورنر جنرل کے لئے ملک کے وسیع تر مفاد کے پیش نظر

وہ اقدام اٹھانا ضروری ہو گیا ہے۔ جو انہوں نے آج اٹھایا ہے۔ ملک کا مستقبل زیادہ عرصہ تک ایسی دستور ساز اسمبلی پر نہیں چھوڑا جا سکتا تھا جو داخلی مناقشات کا شکار تھی۔ دستور بنانے کا کام اہم ہے۔ لیکن اس سے زیادہ اہم ملک کی سلامتی اور استحکام ہے۔ دستور ساز اسمبلی کی حالیہ کارروائیوں کے نتیجے میں ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ جن سے قومی اتحاد کو نقصان پہونچا ہے اور ذاتی طبقاتی اور صوبائی رقابتوں اور شکوک و شبہ کے جذبات کو تقویت پہونچی ہے۔ اس صورت حال کی اصلاح ضروری تھی۔ اور گورنر جنرل کے اعلان کا مقصد یہی تھا۔ یہی چیز ہے۔ جو میں اور میری کابینہ ہمیشہ پیش نظر رکھے گی۔ اس نازک وقت میں عوام کی جانب سے میرا اہم فرض تھا۔ کہ کابینہ کی از سر نو تشکیل کی دعوت قبول کر لوں۔

نئے انتخابات کے نتیجے میں عوام کے نئے نمائندے منتخب ہوں گے۔ جو آئین بنانے کے لئے نئی ہدایات لے کر آئیں گے۔ اور مجھے امید ہے کہ اس سے ایک متحد اور ترقی پسند قوم بنانے کا کام آگے بڑھے گا۔ اس کام میں مجھے آپ کے تعاون کی توقع ہے۔ آپ پاکستان کے محافظ ہیں۔ اور آپ کو جلد از جلد نئے نمائندے منتخب کرنے کا موقع دیا جائے گا۔

آزاد کشمیر میں آزادی کی ساتویں سالگرہ جوش و خروش سے منائی گئی

مظفر آباد ۲۴ اکتوبر۔ آج تمام آزاد کشمیر میں جوش و خروش سے آزادی کی ساتویں سالگرہ منائی گئی۔ عوام نے مساجد میں مقبوضہ کشمیر میں اپنے بھائیوں کی آزادی کے لئے دعائیں مانگیں۔ تمام اضلاعی صدر مقامات پر عوام نے کشمیر کی آزادی کے لئے ہر ممکن قربانی دینے کا حلف اٹھایا۔ سالگرہ کی خوشی میں تمام سرکاری دفاتر پرائیویٹ اور تعلیمی ادارے بند رہے۔ اور سرکاری عمارتوں پر حکومت آزاد کشمیر اور پاکستان کے پرچم لہرائے گئے۔ مظفر آباد میں آزاد کشمیر حکومت کے صدر کرنل شیر احمد خاں نے فوجوں کی سلامی لی غرباء میں مفت کھانا تقسیم کیا گیا۔ اور رات کو سرکاری اور پبلک عمارتوں پر چراغاں ہوا

ملک بھر میں گورنر جنرل کے اقدام کا خیر مقدم

مکمل تائید و حمایت اور پورے پورے تعاون کی یقین دہانی

لاہور ۲۴ اکتوبر۔ ملک میں ہنگامی صورت حال کا اعلان کرنے اور دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کے سلسلہ میں آج ملک بھر میں گورنر جنرل کے اقدام کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ سیاسی راہنماؤں نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ گورنر جنرل نے ملک کو تباہی سے بچا لیا ہے۔ اس امر پر بالخصوص اظہار مسرت کیا گیا ہے کہ اب عوام کے صحیح نمائندے ملک کا دستور مرتب کرینگے

مختلف بیانات میں گورنر جنرل اور وزیر اعظم کو یہ یقین دلایا گیا ہے۔ کہ ملک میں مضبوط حکومت کے قیام میں ان سے ہر ممکن تعاون کیا جائیگا۔

پنجابی نمائندوں کی قرارداد

آج شام وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون کی قیام گاہ "الوقار" میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تمام صوبائی وزراء پانچ پنجابی ارکان دستور ساز اور بیس ارکان پنجاب اسمبلی نے شرکت کی۔ . .

. . . . اس اجلاس میں یہ قرارداد منظور کی گئی۔

"سیاسی بحران عوام کی مایوسی اور قومی مفاد کے مطابق دستوری مسائل کو حل کرنے میں دستور ساز اسمبلی کی ناکامی کے پیش نظر پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے ارکان متفقہ طور پر گورنر جنرل کے اقدام کا خیر مقدم کرتے ہوئے ان کے اس اعلان کی پرزور تائید کرتے ہیں۔ کہ آخری اور قطعی اختیارات عوام کو حاصل ہیں۔ ہم گورنر جنرل کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس فیصلہ کی رو سے عوام کے حقیقی نمائندے نئے سرے سے منتخب ہو کر آئین مرتب کر سکیں گے۔ اور مختلف مسائل کو موثر طور پر سلجھا سکیں گے۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ نئے انتخابات کرانے میں کوئی تاخیر نہیں ہوگی۔ تاکہ نئے منتخب شدہ نمائندے اپنے فرائض سے عہدہ برا ہو کر پاکستان کا آئین تیار کر سکیں۔ ملک میں مضبوط حکومت قائم کرنے کے سلسلے میں ہم گورنر جنرل اور وزیر اعظم کو مکمل تائید و حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔

میاں امیر الدین ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گورنر جنرل کا اقدام انتہائی بروقت اور مناسب ہے۔ اس سے ملک تباہی سے بچ گیا ہے۔ میاں صاحب نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مغربی پاکستان کا صرف ایک یونٹ بنانے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ آپ نے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ نئی کابینہ رشوت ستانی۔ بدنظمی۔ نااہلی۔ بددیانتی۔ کنبہ پروری اور چور بازاری کو ختم کرنے کی طرف فوری توجہ دیگی

حکومت پنجاب کے ایک سابق مشیر مسٹر نسیم حسن نے گورنر جنرل کو یہ تار بھیجا ہے:۔

"یہ تسیرا موقعہ ہے کہ گورنر جنرل کے اختیارات پاکستان کے بہترین مفادات کی خاطر استعمال میں لائے گئے ہیں۔ سارا ملک اس جرأت مندانہ اقدام کی حمایت کرے گا"

مسٹر دولتانہ

پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ میاں ممتاز دولتانہ نے کہا ہے۔ گورنر جنرل کے اعلان کا سب سے امید افزا پہلو یہ ہے۔ کہ قطعی اختیار عوام کو تفویض کیا گیا ہے۔ مسٹر دولتانہ نے یہ توقع ظاہر کی ہے۔ کہ ملک میں نئے انتخابات کرنے کا جو وعدہ کیا گیا ہے۔ اسے جلد از جلد عملی جامہ پہنایا جائے گا۔ تاکہ عوام ملک کے آئینی اور دوسرے مسائل کو مناسب اور نئے سرے سے منتخب شدہ نمائندوں کی وساطت سے حل کر سکیں

مسٹر دولتانہ نے دستور ساز اسمبلی کو "توڑنے" کی کارروائی پر کوئی تبصرہ کرنے سے انکار کیا۔ انہوں نے کہا۔ "جو چیز باقی ہی نہ رہی۔ اس کے متعلق کچھ کہنا بے کار ہے"۔

پنجاب جناح عوامی لیگ کے تین لیڈروں۔ راجہ حسن اختر خواجہ عبد الرحیم اور چوہدری نذیر احمد نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے۔ سارا ملک دستور ساز اسمبلی کے توڑے جانے کا خیر مقدم کرے گا۔ یہ اسمبلی عوام کی نمائندہ نہیں رہی تھی۔ اور عوام کو اس پر کوئی اعتماد نہیں تھا۔ بیان میں گورنر جنرل سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ نئے انتخابات آزاد اور منصفانہ ماحول میں کرائے جائیں۔

ڈسٹرکٹ بورڈ چیئرمین ایسوسی ایشن نے گورنر جنرل کے فیصلہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ ایسوسی ایشن نے ایک قرارداد میں کہا ہے۔ کہ پاکستانی مفادات کے تحفظ کے لیے گورنر جنرل اس سے بہتر اقدام نہیں کر سکتے تھے۔

سید نسیم حسین قادری ایم۔ ایل۔ اے نے ایک بیان میں کہا ہے۔ "گورنر جنرل نے جو مضبوط اقدام کیا ہے۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ توقع ہے کہ اب ملک میں رشوت ستانی اور دوسری بدعنوانیوں کا خاتمہ ہو جائے گا"۔

لاہور کارپوریشن

لاہور کارپوریشن کے پانچ کونسلروں۔ شیخ سلام محی الدین۔ مہر خدا بخش۔ مسٹر عبد الرشید۔ میاں صلاح الدین۔ ڈاکٹر ابراہیم اور مسٹر مائیکل نے گورنر جنرل کے نام ایک تار بھیجا ہے۔ جس میں گورنر جنرل کو ان کے اقدام پر ہدیہ مبارکباد پیش کیا گیا ہے۔ تار میں کہا گیا ہے۔

مجلس آئین ساز کو توڑنے کا مطالبہ مسلمانان پاکستان کے دل کی آواز تھی جیسا کہ پنجاب اور صوبہ سرحد کی صوبائی اسمبلیوں کی طرف سے ان صوبوں کے نئے انتخابات کے فوراً بعد باقاعدہ قراردادوں کے ذریعہ دستور ساز اسمبلی کے لئے اپنے اپنے صوبہ سے نئے نمائندے منتخب کرنے کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ مگر وہ نامعلوم وجوہات کی بناء پر پوری نہ ہو سکی۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ آپ کے حسن تدبر نے اس مطالبہ کو شرف قبول عطا فرما کر ملک کے باشندوں کو اپنے صحیح نمائندے منتخب کرنے کا موقعہ بہم پہنچایا ہے۔ جس کے لئے پاکستان کے تمام مسلمان آپ کے شکر گذار ہیں۔ اور یقین دلاتے ہیں۔ کہ مسلمانان پاکستان آپ کے ادنیٰ اشارہ پر ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں۔

صوبہ سرحد

وزیر اعلیٰ سرحد سردار عبد الرشید نے کہا ہے کہ گورنر جنرل نے وزیر اعظم کے مشورہ سے جو قدم اٹھایا ہے۔ اس کے ذریعہ ملک کو تباہی سے بچا لیا گیا ہے۔ سردار عبد الرشید نے ایک بیان میں کہا ہے۔ گورنر جنرل نے قوم کو بچانے کے لئے جو عظیم اقدام کیا ہے مجھے یقین ہے۔ کہ تمام محب وطن پاکستانی اس کا خیر مقدم کریں گے بدقسمتی سے آئینی مسائل کے متعلق کچھ عرصہ سے ایسے تنازعات منظر عام پر آ گئے تھے۔ جو مملکت کے مفاد کے بالکل منافی تھے۔ چنانچہ خطرہ تھا۔ کہ ان تنازعات کی موجودگی میں مملکت کا استحکام خطرہ میں پڑ جاتا اور بین الصوبائی رقابتیں۔ شکوک اور جھگڑے خطرناک صورت اختیار کر کے ملک کے اتحاد کو پارہ پارہ کر دیتے۔ اس نازک مرحلہ پر دستور ساز اسمبلی کو توڑنا اور عوام کو آئینی اور دیگر مسائل پر اظہار رائے کا موقع دینا ایک صحیح اقدام ہے اس سے جمہوری اداروں میں عوام کا اعتماد بحال ہو جائے گا۔ میری شروع سے یہی رائے رہی ہے کہ عوام کی اہمیت کے تمام بڑے بڑے مسائل فیصلہ کے لئے عوام کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے۔ کہ گورنر جنرل نے وزیر اعظم کے مشورہ سے جو قدم اٹھایا ہے اس سے ملک تباہی سے بچ گیا ہے۔

سرحد مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور صوبہ کے وزیر تعمیرات ملک الرحمٰن کیانی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ گورنر جنرل نے دستور ساز اسمبلی کو توڑنے کے بعد مرکز میں مضبوط کابینہ قائم کر کے جو بروقت اقدام کیا ہے۔ اس کا ملک کے تمام سیاسی حلقے خیر مقدم کریں گے۔ ملک کچھ عرصہ سے آئینی تعطل کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اور ہم میں سے کوئی بھی صورت حال کا حل معلوم نہ کر سکا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ گورنر جنرل نے صورت حال کی نزاکت کا احساس کر کے اپنی دانشمندی اور جرأت مندی کے اقدام سے ملک کی سالمیت کو بچا لیا۔

سپیکر سرحد اسمبلی نے اپنے بیان میں کہا ہے۔ گورنر جنرل نے ہنگامی صورت حال کا اعلان کر کے دستور ساز اسمبلی کو توڑ کر ملک کو تباہی اور انتشار سے بچا لیا ہے۔ اس اقدام سے عوام کا اعتماد بحال ہو گیا ہے۔ اور وہ گورنر جنرل کے شکر گذار ہیں۔ لوگ بڑی بے صبری سے اس اقدام کا انتظار کر رہے تھے۔

یوسف خٹک

پاکستان مسلم لیگ کے سابق جنرل سیکرٹری مسٹر یوسف خٹک نے کہا ہے۔ کہ گورنر جنرل نے دستور ساز اسمبلی کو توڑ کر حب الوطنی کا ثبوت دیا ہے۔ میں اس جرأت مندانہ اقدام کا پرجوش خیر مقدم کرتا ہوں۔ گورنر جنرل نے پاکستان کو تباہی سے بچا لیا ہے۔ اس سے پہلے وہ ناظم الدین وزارت کو برطرف کر کے پاکستان کو تباہی سے بچا چکے ہیں۔ خدا گورنر جنرل کی عمر دراز کرے تاکہ وہ پاکستان کو عوام کے دشمنوں کے خطرناک عزائم سے بچا سکیں۔

مشرقی بنگال

فضل الحق کابینہ کے ایک سابق وزیر مسٹر فضل الدین چوہدری نے گورنر جنرل کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے "مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے کہ دستور ساز اسمبلی کو جو انتہائی غیر نمائندہ جماعت تھی۔ توڑ دیا گیا ہے دستور یہ کو توڑنے کا مطالبہ متحدہ محاذ کے ۲۱ نکاتی منشور میں شامل تھا مجھے امید ہے۔ کہ متحدہ محاذ کے باقی مطالبات بھی آہستہ آہستہ پورے کر دیئے جائیں گے۔ ایک اور سابق وزیر مسٹر عبد السلام خان نے بھی گورنر جنرل کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا ہے۔

بجلی کی وائرنگ دیگر معلومات سیمنٹ اور عمارتی لکڑی کے لئے اٹی سی۔ ڈی کمپنی ربوہ کو تحریر فرمائیں

دواخانہ خدمت خلق

مرکز احمدیت کا واحد شہرۂ آفاق دواخانہ ہے

بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کے جن میں چند ایک کے اسماء جو اس کے مرکبات استعمال کر کے سرٹیفکیٹ دے چکے ہیں درج ذیل ہیں

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
(۲) میاں ڈپٹی محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی
(۳) ڈاکٹر مرزا احمد صاحب ایم بی بی ایس
(۴) کیپٹن محمد سعید صاحب افسر بازار ربوہ
(۵) جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ 88

میں

زمینداروں اور صنعت کاروں کے لئے

تجربہ گاہ اور فنی مشورہ کی سہولتیں

کیمیادی امتحانات اور تجربے نیز فنی مشورہ دینے کے لئے ہمارے ادارہ میں خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ نیز ہمارے پاس آبپاشی اور گھریلو استعمال کے پانی کے سائنٹیفک اصول پر پرکھنے کا بھی مکمل انتظام موجود ہے۔ بعض سرکاری ادارے بھی اس انتظام سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ خواہشمند اصحاب استفادہ فرمائیں۔

ڈائریکٹر فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ ضلع جھنگ

حب اٹھرا رجسٹرڈ

تمام ادویات

حضرت خلیفۃ المسیح اول حکیم نور الدین کے شاگرد کی دوکان جو حضور نے ۱۹۱۱ء میں کھلوائی تھی سے خریدیں

حب اٹھرا جو دور دور تک شہرت پا چکی ہے۔

★ اصل نسخہ حکیم نظام جان ۳۰ سال سے تیار کرتے ہیں۔ اور ہزاروں اشخاص بامراد ہو چکے ہیں۔

★ لہذا حکیم نظام جان شاگرد حضرت نور الدین سے مستورات کی ہر قسم کی اندرونی امراض بچوں اور مردوں کے امراض کے متعلق ۴۳ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حکیم نور الدین چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

روح پرور خطبات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کرنے کے لئے دوستوں اور ملنے والوں کے نام خطبہ نمبر جاری کروائیں۔

سالانہ قیمت چھ روپے

مینجر الفضل لاہور

ڈرائی بیٹری

بمعہ گارنٹی خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

اور ریڈیو

★ بجلی ★ بیٹری

فضل ریڈیو کارپوریشن

ہال روڈ لاہور

نایاب لٹریچر

میرے پاس اخبار الفضل کا پورا سٹ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۶ء تک اور متفرق رسائل کا فائل۔ ریویو اردو ۱۹۰۴ء سے ۱۹۲۶ء تک اور کئی متفرق سالوں کا انگریزی ریویو کا متفرق فائل اور متفرق ماہ کے پرچے تشحید الاذہان۔ فرقان۔ سن رائز انگریزی الحکم بدر۔ فاروق۔ مصباح وغیرہم کے متفرق فائل۔ کتب حضرت مسیح موعودؑ۔ خلیفہ ثانی۔ اور سلسلہ کے علماء کی تصانیف۔ تفسیر کبیر۔ سورۃ یونس تا کہف۔ سورۃ عم کی تین جلدیں اور البقرہ کے ۹ رکوع وغیرہ برائے فروخت موجود ہیں۔ حاجتمند احباب خط کے ذریعہ قیمت کا تصفیہ کریں۔

ابوالمنیر۔ نور الدین مالاباری کتب فروش درویش قادیان ای پنجاب

براہ مہربانی

ہمارے مشتہرین سے خط و کتابت کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینجر اشتہارات)

سرمۂ رحمت اور رحمت پلز

یہ صرف خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ اس نے سرمۂ رحمت (جو زنگت میں سبز ہے) کو دھند۔ جالا۔ پھولا۔ ناخونہ۔ پڑبال۔ خارش۔ ککرے۔ پانی کا بہنا۔ پلکوں کا گرنا۔ چیپڑوں کا گلنا اور آشوب چشم (آنکھ کا دکھنا) وغیرہ امراض کو رفع کرنے کے لئے رحمت بنایا ہے۔

علاوہ ازیں رحمت پلز کا استعمال بالخصوص جملہ پوشیدہ امراض مردانہ جس پر کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہ ہوا ہو۔ نیز تبخیر معدہ وامعاء۔ ڈکاروں کا کثرت سے اور تکلیف سے آنا۔ جلابوں کا خود بخود لگ جانا۔ دائمی بدہضمی۔ عام جسمانی کمزوری اور بچوں کا سوکھ جانا وغیرہ امراض کو رفع کرنے اور قدرتی صحت کو بحال کرنے کے لئے اکسیر بنایا ہے۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے ہی فضل سے ان ہر دو ادویات میں کامل شفا رکھ کر میری اعانت فرمائی ہے۔

قیمت سرمہ رحمت فی تولہ ۱/۸/ ۲ روپے۔ رحمت پلز مکمل کورس چالیس خوراک ۲/۸/۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

تیار کردہ دواخانہ رحمت ربوہ ضلع جھنگ

فاؤنٹین پن مرمت کی قدیمی دوکان

قائم شدہ ۱۸۹۹ء

ہمارے ہاں ہر قسم کے فاؤنٹین پن کی بہترین مرمت واجبی نرخوں پر کی جاتی ہے۔ قیمتی قلموں کے نایاب پرزہ جات بھی دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ہر قسم کے نئے فاؤنٹین پن خریدنے اور مرمت کرواتے وقت فاؤنٹین پن ورکشاپ (نزد مسجد نیلا گنبد) لاہور کو یاد رکھیں

ربوہ میں

مکانات بنانے کے لئے لوہے کا جملہ سامان کیل۔ قبضہ۔ رنگ۔ روغن۔ گارڈر۔ سریا بارعایت اور عمدہ خریدنے کا پتہ: مجید آئرن سٹور ربوہ کو یاد رکھیں

بیاہ شادیوں کے لئے ہر قسم کا کپڑا دہلی کلاتھ ہاؤس ریل بازار گوجرانوالہ سے خرید فرمائیں۔ محمد شفیع محمد افضل